کلیاتِ پریم چند

21

متفرقات

مرتبہ

مدن گوپال

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

وزارتِ ترقی انسانی وسائل (حکومتِ ہند)

ویسٹ بلاک1، آر.کے. پورم، نئی دہلی۔110066

اردو، ہندی، ہندوستانی

ملک میں ایسے آدمیوں کی تعداد کم نہیں ہے جو اردو اور ہندی کی انفرادی نشو و نما میں حارج نہیں ہونا چاہتے۔ انھوں نے یہ مان لیا ہے کہ ابتدا میں ان دونوں صورتوں میں جو کچھ یکسانیت رہی ہو، لیکن اس وقت دونوں کی دونوں جس راستے پر جا رہی ہیں اس میں اتصال ہونا غیر ممکن ہے۔ ہر ایک زبان میں ایک فطری رجحان ہوتا ہے۔ اردو کو فارسی اور عربی سے فطری مناسبت ہے۔ ہندی کو سنسکرت اور پراکرت سے۔ اس رجحان کو ہم کسی طاقت سے بھی روک نہیں سکتے۔ پھر ان دونوں کو باہم ملانے کی کوشش میں کیوں ان دونوں کو نقصان پہنچائیں۔

اگر اردو اور ہندی دونوں اپنے کو اپنے مولد و مسکن تک ہی محدود رکھیں تو ہمیں ان کی فطری نشو و نما سے کوئی اعتراض نہ ہو۔ بنگالی، مراٹھی، گجراتی، تامل تلنگی، کنڑی وغیرہ ان صوبہ جاتی زبانوں کے متعلق ہمیں کوئی پریشانی نہیں۔ انھیں اختیار ہے اپنے اندر چاہے جتنی سنسکرت، عربی یا لاطینی بھریں۔ ان کے اہل قلم خود اس کا فیصلہ کرسکتے ہیں۔ لیکن اردو اور ہندی کی نوعیت جدا ہے۔ یہاں تو دونوں ہی ہندوستان کی قومی زبان کہلانے کی مدعی ہیں۔ مگر چونکہ اپنی انفرادی صورت میں وہ قومی ضرورتوں کی تکمیل نہ کرسکیں اس لیے اضطراری طور پر خود بہ خود ان کے اتصال کا عمل شروع ہوگیا۔ اور وہ متحدہ صورت پیدا ہوگئی، جسے ہم ہندوستانی زبان کہنے میں حق بہ جانب ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان کی قومی زبان نہ تو وہ اردو ہوسکتی ہے جو عربی اور فارسی کے غیر مانوس الفاظ سے گراں بار ہے۔ اور نہ وہ ہندی جو سنسکرت کے ثقیل الفاظ سے لدی ہوئی ہے۔ اگر آج دونوں مسلکوں کے وکیل آمنے سامنے کھڑے ہوکر اپنی اپنی تحریری زبان میں باتیں کریں تو شاید ایک دوسرے کا مفہوم مطلق نہ سمجھیں۔ ہماری قومی زبان تو وہی ہوسکتی ہے جس کی بنیاد عمومیت پر قائم ہو۔ وہ اس کی پروا کیوں کرنے لگی کہ فلاں لفظ سے اس لیے احتراز کیا جائے کہ وہ فارسی ہے یا عربی یا سنسکرت۔ وہ تو صرف یہ معیار اپنے سامنے رکھتی ہے کہ اس لفظ کو عوام سمجھ سکتے ہیں یا نہیں، اور عوام میں ہندو مسلمان، پنجابی، بنگالی، مراٹھی، گجراتی سب ہی شامل ہیں۔ اگر کوئی لفظ یا محاورہ یا اصطلاح مروج عام ہے تو وہ اس کے مخرج اور مولد کی پرواہ نہیں کرتی۔ یہی ہندوستانی ہے اور جس طرح انگریزوں کی زبان انگریزی، جاپان کی جاپانی، ایران کی ایرانی، چین کی چینی ہے۔ اسی طرح ہندوستان کی قومی زبان کو اسی وزن پر ہندوستانی کہنا مناسب ہی نہیں بلکہ لازمی ہے اگر اس ملک کو ہندوستان نہ کہہ کر صرف ہند کہیں تو اس کی زبان کو ہندی کہہ سکتے ہیں۔ لیکن اس کی زبان کو اردو تو کسی اعتبار سے بھی